بسم الله الرحمن الرحيم

حکومت پنجاب

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن

وزیرخزانہ پنجاب

کی

بجٹ تقریر

برائے مالی سال 2014-15

13 جون 2014ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

میں آج پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ لے کر اس ایوان میں حاضر ہوا ہوں۔ اس بجٹ کا حجم ایک ہزار ارب روپے سے زیادہ ہے۔ یہ بجٹ صرف اپنے حجم ہی کی وجہ سے نہیں بلکہ کئی دوسرے حوالوں سے بھی ماضی کی نسبت ایک مختلف بجٹ ہے ۔ جناب سپیکر! ہماری حکومت نے اپنے وزیر اعلیٰ جناب محمد شہباز شریف کے ویژن کے مطابق پنجاب کو ایک محفوظ، خوشحال' تعلیم یافتہ' معاشی طور پر مستحکم اور صنعتی اور زرعی طور پر ترقی یافتہ صوبہ بنانے کے لئے ایک جامع مربوط اور موثر پروگرام تشکیل دیا ہے۔ پنجاب میں ماضی کی کامیابیوں اور تجربوں پر مبنی عوام کی ترقی کا یہ پروگرام اگلے چار برسوں پر محیط ہے۔ 2014-15 کا یہ بجٹ اسی فلاحی اور انقلابی پروگرام کی کلیدی اور بنیادی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

جناب سپیکر!

2. ہماری ماضی کی کارکردگی مستقبل کے لئے ہمارے ارادوں کی پختگی اور جذبوں کی صداقت کی سب سے بڑی گواہی ہے۔ہمارا ماضی شاہد ہے کہ ہم نے زندگی کے ہر شعبے میں معاشرے کے محروم طبقوں کو اولین ترجیحات میں شامل رکھا ہے۔ہسپتالوں میں ادویات کی مفت فراہمی ہو یا پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی مالی اعانت سے چلنے والے ہزاروں سکول ، پنجاب ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کے ذریعے دیئے جانے والے وظائف ہوں یا عام آدمی کیلئے سفری سہولیتں، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ہو یا دانش سکولوں کا قیام۔ یہ ہماری غریب دوست پالیسیاں ہی تھیں جن کی بناء پر عوام نے مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو منتخب کرنے اور پنجاب کے عوام کی خدمت کرنے کا ایک بار پھر فیصلہ دیا۔

جناب سپیکر!

3. بجٹ 2014-15 اُن ترجیحات اور اہداف کی عکاسی کرتا ہے جو ہم نے پنجاب کو ایک خوشحال اور حقیقی معنوں میں ترقی یافتہ صوبہ بنانے کیلئے متعین کیے ہیں ۔ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ترقیاتی منصوبوں کو

اقتصادی ترقی کے عامل کے طور پر استعمال کرتے ہوئے انشاء اللہ

۱۔ سال بہ سال بتدریج اضافے کے ذریعے آئندہ چار برسوں کے دوران صوبے کی موجودہ 4.8 فیصد جی ڈی پی (GDP) کی شرح نمو کو سالانہ 8 فیصد تک لے جائیں گے۔ آئندہ برس کے لیے شرح نمو کا یہ ہدف 5.5 فیصد مقرر کیا گیا ہے۔

۲۔ اعدادوشمار کے مطابق اس وقت صوبے کی 70 فیصد آبادی تیس برس سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔ہم نے صورتحال کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے نوجوانوں کے لیے روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرنے اور انہیں ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کا اہل بنانے کے لیے تعلیم یافتہ اور ہنر مند بنانے کے لیے جامع منصوبہ بندی کی۔ حکومت کی اقتصادی پالیسیوں اور معیشت دوست اقدامات کے نتیجے میں آئندہ چار برسوں کے دوران روزگار کے چالیس لاکھ مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔ چنانچہ ہم نے آئندہ چار برسوں کے دوران 20 لاکھ افراد جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں کو فنی تعلیم دینے کا پروگرام تشکیل دیا ہے۔ اس تربیتی پروگرام کے لئے آئندہ برس کے بجٹ میں 6 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

۳۔ ہمیں یقین ہے کہ اقتصادی عمل میں تیزی ، نوجوانوں کی فنی تربیت اور مستقبل میں پیدا ہونے والے روزگار کے مواقع کے نتیجے میں ہم انشاء اللہ آئندہ چار برسوں کے دوران صوبے کے 70 لاکھ افراد کو خطِ غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والے انسانوں کی صف سے باہر لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر !

4. ہم پنجاب میں ترقی اور خوشحالی کا ایک ایسا سورج طلوع ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں جسکی کرنوں سے ہمارے معاشرے کے تمام طبقے ، صوبے کے تمام علاقے اور اُس میں بسنے والے تمام افراد عقیدے ، نسل اور جنس کی تفریق کے بغیر مستفید ہوسکیں ۔ صوبے کے نسبتاً پسماندہ علاقوں خصوصاً جنوبی پنجاب کے لیے حکومت پنجاب کی حکمت عملی اور بے مثال اقدامات ہماری اسی خواہش اور عزم کے آئینہ دار ہیں۔ ہم نے

ماضی میں بھی جنوبی پنجاب کے لیے آبادی کی نسبت زیادہ ترقیاتی رقوم فراہم کی تھیں اور میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت نے آئندہ بجٹ میں صوبے کے کل ترقیاتی فنڈ کا 36 فیصد حصہ جنوبی پنجاب کے لیے مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ رقم جنوبی پنجاب کو وسائل کی فراہمی کی تاریخ میں ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہے ۔

جناب سپیکر!

5. جنوبی پنجاب کے عوام نے گزشتہ انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اس کی قیادت کے ساتھ محبت اور وابستگی کا جو مظاہرہ کیا اس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی ۔ جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ن) اور جنوبی پنجاب کے عوام کے درمیان محبت کا یہ رشتہ دوطرفہ بنیادوں پر استوار ہے۔مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دورحکومت میں جنوبی پنجاب کے عوام کے لیے کئے جانے والے ترقیاتی اقدامات ان علاقوں میں ماضی کی حکومتوں کے مجموعی اقدامات سے کہیں زیادہ ہیں۔میں یہاں کسی سیاسی بحث میں پڑے بغیر اس حقیقت کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جنوبی پنجاب کے نام پر پاکستانی سیاست کے اہم ترین عہدوں پر رسائی حاصل کرنے والوں نے اقتدار کے ایوانوں میں پہنچ کر زندگی کی محرومیوں کا شکار عوام کو یکسر فراموش کردیا۔

جناب سپیکر!

6. مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں جنوبی پنجاب کے عوام کے لیے تیار کیے گئے فلاحی منصوبوں اور ترقیاتی اقدامات کی تفصیل بیان کرنے کے لیے ایسی کئی نشستیں درکار ہیں۔چنانچہ میں اپنی تقریر کو رواں مالی سال اور آئندہ بجٹ میں جنوبی پنجاب میں کئے جانے والے اہم ترین اقدامات تک محدود رکھوں گا۔میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں 263 ارب روپے مالیت کے منصوبے شروع کئے گئے ہیں یا کئے جا رہے ہیں آئندہ برس کے دوران ان منصوبوں پر اخراجات کے لئے اگلے بجٹ میں 119 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ رقم کل ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد ہے۔ حکومت

پنجاب نے پچھلے برس بھی جنوبی پنجاب کے لئے وہاں کی آبادی کے تناسب سے زیادہ یعنی 32 فیصد رقوم مختص کی تھیں۔ مذکورہ بالا منصوبوں میں:

- رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی
- رحیم یار خان میں شیخ زید میڈیکل کمپلیکس کی تکمیل
- بہاولنگر میں میڈیکل کالج کا قیام
- بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں Thalassemia Unit & Bone Marrow Transplant Centre اور امراضِ قلب اور ہارٹ سرجری کے شعبوں کا قیام
- ملتان ، وہاڑی ، ڈی جی خان اور مظفرگڑھ میں ضلعی ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن
- بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی کا قیام
- ملتان میں صوبے کی طویل ترین میٹروبس
- ملتان میں چلڈرن ہسپتال کا قیام
- بہاولپور میں پاکستان کے پہلے سولر پارک کا قیام
- آبپاشی کے نظام کی بہتری کے لیے سلیمانکی بیراج اور پاکپتن کینال کی بحالی اور تعمیرِ نو
- بہاولپور تا حاصل پور دورویہ سڑک کی تعمیر
- فورٹ منرو میں سیاحت کے فروغ کے لیے چیئر لفٹ اور واٹر سپلائی سکیم
- بورے والا میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ذیلی کیمپس کا قیام
- فورٹ منرو اور تونسہ میں دانش سکولوں کا قیام
- جام پور اور چولستان کے لیے خصوصی پیکیج

جناب سپیکر!

7. میں یہاں جنوبی پنجاب کے ان دو منصوبوں کا خصوصی طور ذکر کرنا چاہوں گا جو میرے نزدیک

پاکستان کے لیے ترکی کی حکومت اورعوام کی محبت کی علامت کی حیثیت رکھتے ہیں میری مراد مظفرگڑھ میں ترکی کی حکومت کے تعاون سے قائم ہونے والے دانش سکول اور طیب اردگان ٹرسٹ ہسپتال سے ہے۔ سٹیٹ آف آرٹ عمارت، جدید ترین آلات اور سامان کی بدولت اس ہسپتال کو بلا خوفِ تردید پاکستان کے چند بہترین ہسپتالوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ وزیراعلیٰ پنجاب اپنے مظفرگڑھ کے گزشتہ دورے میں اس ہسپتال کو 500 بستروں پر مشتمل ایک جدید ترین ٹیچنگ ہسپتال کی شکل دینے کا اعلان کر چکے ہیں۔طیب اردگان ٹرسٹ ہسپتال کے معیار اور اس میں کام کرنے والے ماہرین طب کے اعلیٰ ترین معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات بآسانی کہی جاسکتی ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب کراچی اور لاہور سے ،جہاں مظفرگڑھ کےعوام اس وقت علاج کے لیے جاتے ہیں، مریض اپنے علاج معالجے کے لیے مظفرگڑھ آیا کریں گے۔ میں یہاں جنوبی پنجاب کےعوام کو ان کی معیشت کے لیے غیرمعمولی اہمیت کے حامل دو منصوبوں یعنی نشتر گھاٹ کے مقام پر پل اور مظفرگڑھ سے ڈی جی خان تک دورویہ سڑک کی تعمیر کی خوشخبری بھی دینا چاہتا ہوں۔ یہ دونوں منصوبے اگرچہ وفاقی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن واقفان حال جانتے ہیں کہ ان کی منظوری وزیراعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاوشوں کی مرہون منت ہے۔

جناب سپیکر!

8. ہماری حکومت دیانتداری سے یہ سمجھتی ہے کہ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے علاقوں کی پسماندگی کا مداوا کرنے کے لئے ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ ساتھ ان علاقوں کےعوام کو ملازمتوں میں مناسب نمائندگی دینا بھی ضروری ہے۔حکومت نے اس مقصد کے لئے ضروری قانون سازی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سمت میں ابتدائی قدم کے طور پر جنوبی پنجاب کے امیدواروں کی سہولت کے لئے بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے دفاتر اور امتحانی مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں ملتان اور بہاولپور میں بورڈ آف ریونیو کے دو اراکین کی مستقل تعیناتی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

9. پاکستان کے دوسرے حصے کی طرح اس وقت پنجاب کو بھی توانائی کے شدید بحران کا سامنا ہے۔ ماضی کے حکمرانوں نے ملک میں بجلی کی بڑھتی ہوئی قلت سے پیدا ہونے والی سنگین صورتحال کے حوالے سے جس مجرمانہ غفلت کا مظاہر ہ کیا میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ۔ آ پ جانتے ہیں کہ لوڈشیڈنگ کا خاتمہ اور بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اقتدار میں آنے کے بعد ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے وزیراعظم نواز شریف کی قیادت میں بجلی کے نئے منصوبوں کی تیاری ، پرانے کارخانوں کی بحالی یا بجلی کی تقسیم کی بہتری کے لیے کوئی نہ کوئی عملی اقدام نہ کیاہو۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ گزشتہ بارہ مہینے کے دوران پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت بجلی کی پیداوار کے 19 منصوبوں پر کام کا آغاز کر چکی ہے۔ میں، ابھی بجلی کی پیداوار میں اضافہ کے حوالے سے سابقہ وفاقی حکومت کی مجرمانہ غفلت کا ذکر کر رہا تھا۔نندی پور کا منصوبہ میری اس بات کی وضاحت کے لیے بہترین مثال ہے ۔2008 میں شروع ہونے والے اس منصوبے کو 2011 میں مکمل ہونا تھا لیکن بدقسمتی سے یہ منصوبہ حکمرانوں کی غفلت ، نااہلی اور بدعنوانی کا شکار ہوکر رہ گیا۔منصوبے کے لیے برآمد کی گئی اربوں روپے کی مشینری کراچی کی بندرگاہ پر تین سال تک پڑی رہی۔سینکڑوں چینی انجینئر واپس چلے گئے اور منصوبے پر کام رک گیا۔موجودہ حکومت نے برسرِاقتدار آنے کے بعد اس منصوبے کی بحالی کا بیڑہ اٹھایا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاوشوں اور انتھک محنت کے نتیجے میں صرف 7 ماہ کی ریکارڈ مدت میں اس منصوبے سے بجلی کی پیداوار کا آغاز ہو چکا ہے۔

روشن کہیں بہار کے امکاں ہوئے تو ہیں
کچھ کچھ سحر کے رنگ پرَ افشاں ہوئے تو ہیں
ان میں لہو ہمارا جلا ہو کہ جان و دل
محفل میں کچھ چراغ فروزاں ہوئے تو ہیں

جناب سپیکر!

10. قومی زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح بجلی کی پیداوار کے میدان میں بھی پنجاب نے بے مثال کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پنجاب حکومت ہائیڈل، تھرمل، ونڈ، سولر، بائیوماس، بائیوگیس الغرض توانائی کے تمام ممکنہ ذرائع سے بجلی حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ میں یہاں بہاولپور میں 1000 میگا واٹ کے ایشیا کے سب سے بڑے قائداعظم سولر پارک کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہوں گا۔جس کے پہلے مرحلے میں دسمبر 2014 تک ہم انشاء اللہ 100 میگا واٹ بجلی حاصل کرنا شروع کر دیں گے ۔ آئندہ سال اس مقصد کے لئے 17 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح صوبے میں ساہیوال اور فیصل آباد میں چینی سرمایہ کاروں کے تعاون سے کوئلہ سے چلنے والے پاور پلانٹ لگائے جارہے ہیں جن سے مجموعی طور پر 1620 میگا واٹ بجلی حاصل ہو سکے گی۔ آئندہ برسوں میں شیخوپورہ ، مظفرگڑھ ، رحیم یار خان ، جھنگ اور قصور میں بھی ایسے ہی پاور پلانٹ لگائے جائیں گے۔حکومت نے آئندہ بجٹ میں توانائی کے شعبے کے لیے 31 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

11. کون نہیں جانتا کہ توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لیے بجلی کی بچت بجلی کی پیداوار سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ بجلی کی بچت کے ذریعے فوری اور مفید نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بجلی کا ایک واٹ بچانے کا مطلب یہ ہے کہ گویا ہم ایک واٹ اضافی بجلی پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے صوبے میں بجلی کی بچت کے لئے ایک وسیع تر پروگرام تشکیل دیا ہے۔ جس کے تحت عام افراد، تجارتی اداروں، زرعی فارمز اور صنعتوں کو ضابطہ سازی اور مختلف ترغیبات کے ذریعے کم بجلی خرچ کرنے والے آلات اور سازوسامان استعمال کرنے پر آمادہ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے آئندہ بجٹ میں اڑھائی ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

12. قدرت نے پنجاب کو مختلف طرح کی معدنیات کی دولت سے نوازا ہے۔ مقام افسوس ہے کہ ماضی میں ان معدنیات کی طرف کسی نے کوئی توجہ نہیں دی۔ ہماری حکومت نے ایک معروف عالمی فرم کے ذریعے ان ذخائر کی ایک قابل اعتماد فزیبلٹی رپورٹ تیار کرائی۔ چنانچہ اب کئی بین الاقوامی کمپنیاں ان ذخائر کے تجارتی مقاصد کے لئے استعمال میں دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔ ہمارے پاس ضلع چنیوٹ میں اعلیٰ کوالٹی کے لوہے کے 600 ملین ٹن ذخائر بھی موجود ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کی لاگت کا کل تخمینہ 70 ارب ڈالر سے زائد لگایا گیا ہے۔ یہ ذخائر فولاد سازی کے لئے انتہائی مناسب ہیں۔ گزشتہ 65 برس کے دوران ان ذخائر کی قدروقیمت کے تعین کے لئے ضروری اقدامات بھی نہیں کئے جا سکے۔ شومئی قسمت کہ ماضی کی ایک حکومت نے پنجاب کے اس بیش قیمت خزانے پر دن دہاڑے ڈاکہ ڈالتے ہوئے اس کو ایک جعلی کمپنی کے حوالے کر دیا۔ پنجاب حکومت نے اس معدنی دولت کی بازیابی کے لئے تقریباً تین سال تک عدالتی اور قانونی جنگ لڑی۔ اس کے بعد ہماری حکومت نے انتہائی شفاف طریقہ سے اس خزانے کی پیمائش و تشخیص کا کام دنیا بھر کی صف اول کی تین کمپنیوں کے Consortium کے سپرد کیا۔ اس منصوبے پر ایک ارب 47 کروڑ روپے خرچ ہوں گے اور اس کو 18 ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

13. کالاباغ کے مقام پر خام لوہے کے ذخائر موجود ہیں۔ حکومت پنجاب نے اس ذخیرے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ابتدائی نوعیت کے ایک منصوبے کا آغاز کر دیا ہے۔ جس پر 13 کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ ہوں گے اور یہ منصوبہ جولائی 2014ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ہم نے ایک بین الاقوامی کمپنی کے ذریعے پنجاب کے کوئلے کے وسائل کی بھی feasibility study مکمل کی ہے۔ جس کے بعد مختلف بین الاقوامی کمپنیاں پنجاب میں کوئلے کی یافت کے منصوبوں میں دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر!

14. اس امر میں دو رائے ممکن نہیں کہ معاشرے میں امن عامہ اور انسانی جانوں کے تحفظ کو یقینی بنائے بغیر ترقی کا کوئی خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اس وقت پاکستان کو دہشت گردی کے ایک چیلنج کا سامنا ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیں مختلف محاذوں پر تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ 2014-15 کے دوران پولیس کے بجٹ میں 16 فیصد اضافہ کر کے اسے 70 ارب 51 کروڑ روپے سے 81 ارب 68 کروڑ روپے کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ حکومت اس رقم سے بہتر تربیت، جدید سازوسامان کی فراہمی اور ٹیکنالوجی کے ذریعے پولیس کی استعداد کار کو بہتر بنانا چاہتی ہے۔ دریں اثنا حکومت دہشت گردی کے سدباب اور جرائم کی بیخ کنی کے لئے ایک مربوط Command and Control System متعارف کروا رہی ہے۔ اس سسٹم کو معاشرے میں مشکوک اور مجرمانہ سرگرمیوں کی نگرانی کرنے اور انہیں قانون کی گرفت میں لانے کے لئے جدید ترین کیمروں اور دوسرے آلات سے آراستہ کیا جائے گا۔ دہشت گردی سے نمٹنے اور امن عامہ کی اضافی ضروریات کے لئے 5 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

15. صوبہ میں شہریوں کے جان و مال کے تحفظ اور دہشت گردی کے سدباب کے لئے 1500 مستعد اور جدید اسلحہ سے مزین افراد پر مشتمل ایک جدید فورس تشکیل دی گئی۔ دریں اثناء ایلیٹ فورس کے جوانوں اور افسروں کو ایک خصوصی پروگرام کے تحت جدید ترین تربیت دی جا رہی ہے۔ بدلتے ہوئے حالات کی نزاکت کے پیش نظر حکومت نے ایلیٹ فورس کی افرادی قوت میں بھی خاطر خواہ اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت دہشت گردی کے خلاف برسرپیکار اپنے مختلف اداروں کی تربیت کے لئے دوست ممالک کا تعاون بھی حاصل کر رہی ہے۔ حکومت نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرائض کی ادائیگی کے دوران شہادت پانے والے اہلکاروں اور افسروں کے اہل خانہ کی اعانت کے لئے خصوصی پیکیج کا اعلان کیا ہے۔

جناب سپیکر!

16. پنجاب حکومت نے 2011-12 میں صوبے میں ایک جدید فورنزک لیبارٹری قائم کی تھی۔

یہ لیبارٹری پیچیدہ جرائم کی تفتیش میں بے حد مددگار ثابت ہوئی ہے۔حکومت 15 کروڑ 9 لاکھ روپے کی لاگت سے صوبے کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹروں میں اس لیبارٹری کے دفاتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ کام دسمبر 2014 تک مکمل ہو جائے۔حکومت نے اسلحہ کے لائسنس حاصل کرنے والوں کے مکمل کوائف سے آ گاہ رہنے اور متعلقہ بدعنوانیوں کے خاتمے کے لئے ایک مربوط لائسنس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم متعارف کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح قیدیوں پر مؤثر کنٹرول اور جیل خانہ جات کی بہتر مینجمنٹ کے لئے ایک جیل مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم تشکیل دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

17. ہماری حکومت ریسکیو 1122 کا دائرہ کار تمام اضلاع تک بڑھا چکی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران 12 تحصیلوں کو اس سکیم میں شامل کیا گیا۔حکومت نے مالی سال 15-2014 کے دوران اس سکیم کو 36 تحصیلوں تک مزید وسعت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!

18. کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی میں تعلیم کے کلیدی کردار سے انکارنہیں کیا جاسکتا۔حکومت پنجاب تعلیم کے شعبہ میں وسائل کی فراہمی کوقوم کے خوش آئند مستقبل کے لیے بہترین سرمایہ کاری تصور کرتی ہے۔ بجٹ 15-2014 میں تعلیم کے شعبہ کے لیے تجویز کی گئی خطیر رقوم ہمارے اسی نقطہ نظر کی عکاس ہیں۔حکومت نے آئندہ بجٹ میں تعلیم کے شعبہ میں صوبائی اورضلعی سطح پر مجموعی طور پر 273 ارب روپے مختص کیے ہیں۔ واضح رہے کہ اس رقم میں سے صوبائی حکومت کا حصہ 65 ارب 20 کروڑ روپے سے بڑھ کر 92 ارب 65 کروڑ روپے ہوگیا ہے جو کہ 42 فیصد اضافہ ہے۔

جناب سپیکر!

19. حکومت پنجاب نے یہ عزم کر رکھا ہے کہ صوبے کا ہر بچہ بہترین تعلیم سے مستفید ہو اور کوئی طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔ پنجاب میں مستحق اور قابل طلباء کو وظائف

دینے کے لئے حکومت 11 ارب روپے کی لاگت سے پنجاب ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ قائم کر چکی ہے جو کہ پاکستان میں اس طرح کا سب سے بڑا فنڈ ہے۔ آئندہ مالی سال میں حکومت اس فنڈ کے لئے مزید دو ارب روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کرتی ہے۔

جناب سپیکر!

20. دانش سکولوں کے قیام کا مقصد پسماندہ علاقوں میں بسنے والے غریب ترین مگر ہونہار بچوں کو اٹچیسن کالج جیسے تعلیمی اداروں میں دی جانے والی معیاری تعلیم سے آراستہ کرنا ہے ۔ اس مقصد میں کامیابی کے حصول کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ حال ہی میں دانش سکول سسٹم کی تین طالبات نے امریکہ میں ہونے والے ایک بین الاقوامی سائنسی مقابلے میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ آنے والے مالی سال کے دوران میلسی، لودھراں، جھنگ، تونسہ، فورٹ منرو میں مزید پانچ دانش سکول قائم کئے جائیں گے۔ ہمارے ترک بھائیوں نے مظفرگڑھ میں ہمیں ایک دانش سکول کا تحفہ دیا ہے جس کا افتتاح جلد کیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال میں دانش سکولوں کے لئے 2 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

21. اس وقت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مالی تعاون سے 15 لاکھ طلباء نجی سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت نے فاؤنڈیشن کے تحت سکولوں کی رجسٹریشن اور تعلیمی vouchers کی تقسیم کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے 7 ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

22. تعلیم کے شعبے سے متعلق ترقیاتی منصوبوں کے لیے 48ارب 31 کروڑ روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ جس میں سے سکولوں کے لیے 28 ارب 10 کروڑ روپے، ہائر ایجوکیشن کے لیے 14 ارب 5 کروڑروپے، سپیشل ایجوکیشن اور خواندگی کی ترویج کے لیے مجموعی طور پر 3 ارب 20 کروڑروپے، کھیلوں کی ترقی کے لیے 2ارب 96 کروڑ روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ پنجاب کے سکولوں میں Missing

Facilities کی فراہمی کے لئے 8 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پرائمری اور ایلیمنٹری سکولوں کی اگلے درجے میں منتقلی کے لیے ایک ارب 80 کروڑ روپے، سکولوں میں آئی ٹی لیب کی فراہمی کے لیے ایک ارب 25 کروڑ روپے اور نئے پرائمری سکولوں کے قیام کے لیے 60 کروڑروپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ پنجاب میں طلباء کی زیادہ تعداد والے سکولوں میں اضافی کلاس روم کی فراہمی کے لیے ایک ارب روپے اور فرنیچر کی فراہمی کے لیے 50 کروڑ فراہم کئے جارہے ہیں۔سکولوں کی بوسیدہ عمارتوں کی تعمیرنو کے لیے 2 ارب 75 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔حکومت نے ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت ہائی سکولوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں موجود آئی ٹی لیب کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے۔ آئندہ بجٹ میں اس مقصد کے لیے 1ارب20 کروڑ روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

23. حکومت پنجاب ہائر ایجوکیشن کی ترقی کے لیے بھی ٹھوس اقدامات کررہی ہے۔آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 14ارب 5 کروڑ مختص کیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں نمایاں اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

- صوبے میں نئے کالجز کے قیام کے لیے 3ارب 42 کروڑ روپے ۔
- کالجوں میں Missing Facilities کی فراہمی کے لیے ایک ارب 36 کروڑ روپے۔
- ہونہار طلبہ کو میرٹ پر ایک لاکھ لیپ ٹاپ دینے کے لیے 3ارب پچاس کروڑ روپے۔
- کمپیوٹر لیبز کے قیام کے لیے 20 کروڑ 56لاکھ روپے۔
- طلباء میں انعامات کی تقسیم، بیرون ملک مطالعاتی دوروں اورتقریری مقابلوں کے لئے 48 کروڑ روپے۔
- 20لاکھ ناخواندہ افراد کو غیر رسمی تعلیم فراہم کرنے کے لیے 2ارب 40 کروڑ روپے۔
- اساتذہ کو تربیت دینے اور ان کی استعداد کار بڑھانے کے لئے 3 ارب 92 کروڑ روپے۔
- تحصیل کی سطح پر پبلک پارکس میں ڈیجیٹل لائبریریوں کے لئے 20 کروڑ روپے۔

جناب سپیکر!

24. میں یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ صوبے میں اس وقت ملتان، فیصل آباد، سیالکوٹ اور بہاولپور میں خواتین یونیورسٹیاں اور ڈیرہ غازی خان میں غازی یونیورسٹی زیرِ تعمیر ہے۔ آئندہ سال کے دوران پنجاب میں رحیم یار خان ، ساہیوال اور اوکاڑہ میں تین نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

25. پنجاب میں ایجوکیشن روڈ میپ پر عملدرآمد کے ذریعے تعلیم کے شعبے میں دوررَس اصلاحات کی گئی ہیں۔ صوبے میں ایک لاکھ کے قریب اساتذہ کی صرف اور صرف میرٹ پر بھرتی اور ان کی تربیت اسی روڈ میپ کی مرہون منت ہے۔ حکومت صوبے میں یونیورسل پرائمری ایجوکیشن کا ہدف پورا کرنے کے لئے پوری تندہی سے سرگرم عمل ہے۔ اب تک ایمرجنسی داخلہ مہم کے تحت تعلیم سے محروم 38 لاکھ بچوں کی ریکارڈ تعداد کو سکولوں میں داخلہ دیا جا چکا ہے۔ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب کی کاوشوں کا بین الاقوامی سطح پر بھی اعتراف کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

26. ہماری حکومت کی یہ خواہش ہے کہ ہم عوام کو اپنے ملک میں رہتے ہوئے بین الاقوامی معیار کی تعلیم فراہم کر سکیں۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت نے لاہور میں DHA سے ملحقہ 705 ایکڑ کے رقبے پر نالج سٹی کے قیام کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس ضمن میں چار عالمی یونیورسٹیوں کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کئے جا چکے ہیں۔ میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ پنجاب کی ماضی کی ایک حکومت یہ بیش قیمت اراضی اشرافیہ کو پرتعیش رہائشوں کی تعمیر کے لئے پیش کر چکی تھی۔

جناب سپیکر!

27. اب میں صحت کے شعبے میں اپنی حکومت کی ترجیحات ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حکومت نے آئندہ بجٹ میں صحت کے شعبہ میں صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر 121 ارب 80 کروڑ

روپے مختص کیے ہیں۔صحت کے مجموعی صوبائی بجٹ کو 86 ارب 88 کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے جو کہ گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 37 فیصد زیادہ ہے۔صحت کے شعبے میں آئندہ بجٹ کے تحت ہمارے مجوزہ اقدامات درج ذیل ہوں گے:

☆ ہیلتھ انشورنس کارڈ کے اجراء کے لئے چار ارب روپے جس کی بدولت کم آمدنی والے افراد نہ صرف سرکاری بلکہ بہترین نجی اداروں میں بھی علاج کی مفت سہولت حاصل کرسکیں گے

☆ ہسپتالوں اور علاج معالجہ کی سہولیات کے لئے 47 ارب 44 کروڑ روپے۔

☆ ماں اور بچے کی صحت کے منصوبے کے لئے ایک ارب 80 کروڑ روپے.

☆ ضلعی اورتحصیل ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کے لئے ایمبولینسوں کی خرید کے لئے 36 کروڑ 44 لاکھ روپے۔

☆ جگر اور گردے کی پیوندکاری اور کینسر کے علاج کے لئے ہسپتالوں کی تعمیر کا منصوبہ۔

☆ ڈائیلاسز کے لیے 30 کروڑ روپے سے بڑھا کر 60 کروڑروپے۔

☆ ادویات کی فراہمی کے لیے 8 ارب 75 کروڑ روپے۔

☆ ٹیچنگ ہسپتالوں کے لئے مجموعی طور پر مختص شدہ رقم 5 ارب 18 کروڑ روپے سے بڑھا کر 8 ارب 15 کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے۔

☆ نرسوں کی 3000 نئ اسامیاں۔

☆ موبائل ہیلتھ یونٹس کے لیے ایک ارب روپے۔

☆ Millenium Development Goals کے لیے 2 ارب روپے۔

جناب سپیکر!

28. ہمیں اس افسوسناک حقیقت کا اعتراف کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے کہ پنجاب کے عوام کا بڑا حصہ آج بھی پانی جیسی بنیادی ضرورت سے محروم ہے۔خود وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف اس

ضمن میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کئی بار کہہ چکے ہیں کہ مقام افسوس ہے کہ معاشرے کے صاحب ثروت افراد کو تو منرل واٹر کی عیاشی حاصل ہے جبکہ پنجاب کے عوام کا بڑا حصہ آج بھی صاف پانی کی سہولت کے بغیر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ موجودہ حکومت اس مسئلے کے حتمی حل کے لئے مکمل طور پر پرعزم ہے۔ وزیراعلیٰ اس ضمن میں واضح ہدایت دے چکے ہیں کہ عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے عمل میں کسی روایتی تساہل یا تاخیری حربے کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ آئندہ بجٹ میں عوام کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے ایک میگا پراجیکٹ تیار کیا گیا ہے جس کے لئے 5 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ آئندہ بجٹ میں پبلک ہیلتھ کے تحت نکاسی آب اور پینے کے پانی کے مختلف منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 17 ارب 11 کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے۔

29. اسی طرح لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے کامیاب تجربے کے بعد ہم اس نظام کو فیصل آباد ، گوجرانوالہ ، سیالکوٹ، راولپنڈی ،ملتان اور بہاولپور میں بھی رائج کر رہے ہیں - حکومت کے اس اقدام سے نہ صرف ان شہروں میں حفظان صحت اور صفائی کی صورتحال بہتر ہو گی بلکہ سالڈ ویسٹ کو مناسب طریقے سے تلف کیا جا سکے گا اور اس سے توانائی بھی حاصل کی جا سکے گی۔

جناب سپیکر!

30. اب میں ایک ایسے قومی مسئلے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس پر بدقسمتی سے ماضی میں مطلوبہ توجہ دینے سے بوجوہ گریز کیا گیا۔ اس حقیقت کے ادراک کے لئے علم اقتصادیات کا ماہر ہونا ضروری نہیں کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پائے بغیر ہمارے عوام ترقیاتی منصوبوں کے ثمرات سے پوری طرح بہرہ مند نہیں ہو سکتے۔ ہماری حکومت نے آبادی میں 2 فیصد کی تشویشناک شرح نمو کو کم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے آئندہ ترقیاتی بجٹ میں ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

31. پنجاب کی آبادی کا بڑا حصہ زرعی شعبے سے منسلک ہے۔ ہمارا محنتی کاشتکار اپنی محنت شاقہ سے ملک بھر کی غذائی ضروریات کی فراہمی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ہماری حکومت یہ سمجھتی ہے کہ زرعی شعبے میں کی جانے والی سرمایہ کاری کے مثبت اثرات معیشت کے تمام شعبوں پر مرتب ہوتے ہیں۔چنانچہ حکومت نے بجٹ15-2014 میں کاشتکاروں کی بہبود اور زراعت کے فروغ کے لیے 14 ارب 97 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ یہ رقم زرعی پیداوار میں اضافے، ڈرپ اری گیشن کے فروغ، لیزرلینڈ لیولنگ اور ہزاروں کھالوں کو پختہ بنانے پر صرف کی جائے گی۔ اسی طرح صوبے میں مختلف زرعی اجناس اور لائیوسٹاک کی سپلائی چین کو بہتر بنانے کے لئے ایک جامع پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

32. حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کو کھاد فراہم کرنے کے لئے آئندہ بجٹ میں 5 ارب روپے کی سبسڈی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف سے درخواست کی ہے کہ وفاقی حکومت بھی پنجاب کے کاشتکاروں کو کھاد خریدنے کے لئے اتنی ہی رقم سبسڈی کے طور پر فراہم کرے۔ اس درخواست پر عملدرآمد کے نتیجے میں پنجاب کے کاشتکاروں کو ڈی اے پی کھاد کی فراہمی کے لئے 10 ارب روپے کی سبسڈی مہیا کی جا سکے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت کے اس اقدام کے نتیجے میں ہماری زرعی معیشت میں فی ایکڑ پیداوار میں انقلابی اضافہ دیکھنے میں آئے گا اور ہماری زرعی معیشت میں ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔ حکومت پنجاب نے پچھلے دور حکومت میں Punjab Irrigated Agricultural Productivity Improvement Project شروع کیا تھا۔ آئندہ سال اس منصوبے کے لئے 4 ارب 67 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

33. صوبے میں نقد آور فصلوں، سبزیوں اور دوسری اجناس کی پیداوار میں اضافے کے ترقیاتی

منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں۔ پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات میں اضافے کے لئے ایک ارب 62 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت سے Supply Chain Improvement of Selected Agricultural and Livestock products کا منصوبہ شروع کیا جا چکا ہے جس کے لئے آئندہ سال 24 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ حکومت بجلی اور ڈیزل سے چلنے والے 20 ہزار ٹیوب ویلوں کو بائیوگیس پر منتقل کرنے کے لئے ایک ارب 87 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت سے منصوبہ شروع کر رہی ہے۔ توقع ہے حکومت کے اس اقدام سے ایندھن کی مد میں 4 ارب روپے کی بچت ہو گی۔

جناب سپیکر!

34. پنجاب کا نہری نظام ہماری زرعی معیشت کے لئے رگ جاں کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری حکومت نے آئندہ بجٹ میں آبپاشی کے موجودہ نظام کی بحالی، آبی وسائل کی ترقی اور نہروں کی دیکھ بھال کے لئے 50 ارب 80 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس میں ترقیاتی رقم کا حصہ 35 ارب 57 کروڑ روپے ہے۔ یہ رقم گزشتہ برس اس مقصد کے لئے مختص کئے گئے فنڈز سے 59 فیصد زیادہ ہے۔ آبپاشی کے شعبے میں چند نمایاں منصوبے اور ان کے لئے مختص رقوم درج ذیل ہیں:

- ☆ خانکی بیراج کی تعمیر کے لئے 6 ارب 72 کروڑ روپے
- ☆ سلیمانکی بیراج کی بحالی کے لئے 1 ارب 75 کروڑ روپے
- ☆ نہر لوئر باری دوآب کے لئے 5 ارب 66 کروڑ روپے
- ☆ سدھنائی میلسی بہاول لنک کینال کی تعمیر نو اور میلسی سائیفن کے لئے 50 کروڑ روپے
- ☆ لوئر چناب کینال اور ذیلی نہروں کے لئے 2 ارب 10 کروڑ روپے
- ☆ چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لئے 2 ارب روپے
- ☆ ڈی جی خان کے علاقے میں عوام کو رودکوہیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ارب 16 کروڑ روپے

جناب سپیکر!

35. زراعت کی طرح لائیوسٹاک کا شعبہ بھی قومی معیشت کے لئے کم اہمیت کا حامل نہیں۔ اس شعبے کے لئے آئندہ بجٹ میں مجموعی طور پر 8 ارب 93 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہماری خواتین زرعی معیشت میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں چنانچہ دیہی علاقوں میں غربت کے خاتمے اور خواتین کو لائیوسٹاک کے شعبے میں روزگار کے مواقع مہیا کرنے کے لئے 2 ارب 16 کروڑ روپے کی مالیت سے مویشیوں کی فراہمی کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران اس مقصد کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ میانوالی، بھکر، لیہ اور خوشاب میں لائیوسٹاک کی ترقی اور مویشی منڈیوں کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے 4 ارب 36 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک منصوبے کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ لائیوسٹاک کی ترقی اور فروغ کے لئے بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی قائم کی جا رہی ہے جس کے لئے ایک ہزار ایکڑ زمین مختص کر دی گئی ہے۔ آئندہ سال اس منصوبے کے لئے ایک ارب 28 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

36. 2014-15ء کے بجٹ میں مواصلات وتعمیرات کے شعبے کے لئے39 ارب 56 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ رقم صوبے کے مختلف حصوں میں سڑکوں کی تعمیر' بحالی اور اپ گریڈیشن کے لئے استعمال کی جائے گی جس سے 276 جاری منصوبوں اور 190 نئے منصوبوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ ان میں 142 منصوبے جنوبی پنجاب کے اضلاع میں ہیں۔ 2014-15 کے دوران مواصلات کے شعبے میں تعمیر ہونے والے پلوں، سڑکوں اور دیگر انفراسٹرکچر کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ میرے لئے اس تقریر میں ان سب کا فرداً فرداً ذکر ممکن نہیں۔ تاہم میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ ان منصوبوں کی تکمیل سے پنجاب کے مواصلاتی نظام میں واضح بہتری اور وسعت آئے گی۔ جس کے نتیجے میں روزگار کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے اور زرعی اور صنعتی دونوں طرح کی معیشت کو تقویت ملے گی۔ حکومت نے پہلے سے تعمیر شدہ انفراسٹرکچر کی نگہداشت اور مرمت کے لئے بھی خاطرخواہ وسائل مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

37. وزیر اعلیٰ پنجاب عوام کو سستی اور معیاری پبلک ٹرانسپورٹ فراہم کرنے میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ لاہور کی میٹرو بس نے ٹرانسپورٹ کلچر میں انقلاب پیدا کر دیا ہے آج روزانہ ایک لاکھ 70 ہزار مسافر میٹروبس سے سفر کر رہے ہیں ۔ اس منصو بے کے نقاد، اس کی کامیابی پر بجائے خود حیرت زدہ ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم راولپنڈی سے اسلام آباد میٹرو بس کا دوسرا منصو بہ شروع کر چکے ہیں جس پر 41 ارب 40 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ یہ منصو بہ مالی سال 2014-15 کے دوران مکمل ہو جائے گا اور روزانہ ڈیڑھ لاکھ مسافر اس سے مستفید ہوں گے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ملتان کے لئے بھی میٹرو بس کا اعلان کیا جا چکا ہے اس پر تقریباً 30 ارب روپے لاگت آئے گی اور اب میٹرو بس کا اگلا پڑاؤ فیصل آباد ہو گا۔صو بائی دارالحکومت کے لئے 27.1 کلو میٹر طویل میٹرو ٹرین (اورنج لائن) کا منصوبہ لایا جا رہا ہے جس سے روزانہ اڑھائی لاکھ لوگ سفر کریں گے۔ یہ منصوبہ برادر ملک چین کی سرمایہ کاری سے 27 ماہ کی ریکارڈ مدت میں مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر!

38. ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے اور اپنے بچوں کے لئے چھت کا حصول ہر شہری کا خواب ہے-ہماری حکومت نجی شعبے کے تعاون سے سستے گھروں کی فراہمی کے لئے ایک جامع پروگرام کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ہماری حکومت ان سستی ہاوسنگ سکیموں میں نجی شعبہ کو خصوصی ترغیبات دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ کم آمدنی والے طبقات کو گھروں کی فراہمی کے لئے دوسرے اقدامات پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ ہماری حکومت آئندہ مالی سال کے دوران مزدوروں کے لئے 20 ہزار گھروں کا منصو بہ بنا رہی ہے ۔ علاوہ ازیں تین آشیانہ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جبکہ مالی سال 2014-15 کے دوران چار نئی سکیمیں شروع کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

39. ہم صوبے میں ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے کی اہمیت سے بھی پوری طرح آگاہ ہیں۔ ماحولیاتی

آلودگی کو کم کرنے کے لئے آئندہ بجٹ میں کئی اہم منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔ ہم آئندہ برس صوبے میں Environmental Profile Management System کو متعارف کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آئندہ سال ہماری حکومت پنجاب گرین فنڈ قائم کر رہی ہے جس کے ذریعے ماحول میں بہتری پیدا کرنے کے لئے شجرکاری اور باغبانی کو فروغ دیا جائے گا۔ اس فنڈ کے لئے 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ آئندہ سال جنگلات، ماہی پروری اور وائلڈ لائف کے فروغ کے لئے 2 ارب 56 کروڑ روپے کا ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

40. ہم بیروزگار نوجوانوں کو خود روزگاری کے مواقع فراہم کرنے کے لئے ہر ممکن مساعی کر رہے ہیں۔ 13-2012ء میں شروع کی جانے والی خودروزگار سکیم کے تحت نوجوانوں میں اب تک 3 ارب روپے کے بلاسود قرضے تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ آئندہ بجٹ میں اس مقصد کے لئے 2ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

41. ہماری حکومت صوبے میں معاشی استحکام‘ روزگار اور برآمدات میں اضافے کے لئے صنعتی ترقی میں خاطرخواہ اضافے کو یقینی بنانے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ جی ایس پی پلس کے حصول کی بدولت اب ہم اپنی مصنوعات یورپی منڈیوں میں کوئی ڈیوٹی ادا کئے بغیر بھیج سکیں گے۔ اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمارے صنعتی شعبے میں بین الاقوامی طلب کو پورا کرنے کی اہلیت ہونا ضروری ہے۔ ہم اس سلسلے میں ٹیکسٹائل اور اس سے تیار ہونے والی مصنوعات کی پیداوار کی طرف خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ شیخوپورہ میں موٹروے کے قریب قائداعظم گارمنٹس زون کے قیام کے لئے 3 ارب روپے کی لاگت سے زمین کے حصول کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی انتھک محنت کے نتیجے میں چین کی ایک ممتاز کمپنی فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں 2ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہی ہے۔جس کے نتیجے میں صوبے میں ملازمت کے 35 ہزار نئے

مواقع پیدا ہوں گے۔ سرمایہ کاری کے فروغ اور بیرون ملک پاکستانیوں کی سہولت کے لئے پنجاب اوورسیز پاکستانیز کمیشن کا قیام عمل لایا گیا ہے جس کے ذریعے نہ صرف بیرون ملک پاکستانیوں کے مسائل کا حل ڈھونڈا جائے گا بلکہ انہیں پاکستان میں سرمایہ کاری کے بہتر مواقع بھی میسر آ سکیں گے۔

جناب سپیکر!

42. ہمارے محنت کش ہمارا سرمایہ ہیں۔ ان کی مشقت قوم کی دولت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ ہماری حکومت محنت کشوں کو قدر کی نظر سے دیکھتی ہے اوران کی فلاح و بہبود کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی ہے۔ حکومت پنجاب نے لاہور میں انٹرنیشنل لیبر کانفرنس کا انعقاد کر کے محنت کشوں کے مسائل اجاگر کئے اور ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ حکومت پنجاب نے محنت کشوں کی کم سے کم اجرت 10 ہزار سے بڑھا کر 12 ہزار روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پنجاب میں صوبائی لیبر پالیسی مرتب کر لی گئی ہے جو کہ جلد کابینہ کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔ حکومت صوبے میں چائلڈ لیبر اور بانڈڈ لیبر کے سدباب کے لئے 5 ارب روپے کی لاگت کا منصوبہ شروع کر رہی ہے۔ جس کے لئے آئندہ مالی سال میں 32 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں حکومت نے ماہ رمضان کے دوران کم آمدنی والے افراد کو اشیائے ضروریہ کی مناسب نرخوں پر فراہمی کے لئے 5 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

43. عوام کو بہتر خدمات کی فراہمی اور اچھی حکمرانی کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال حکومت پنجاب کی اولین ترجیحات میں شامل ہے ۔صوبے میں چند برس قبل لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا کام شروع کیا گیا تھا ۔ ہماری حکومت نے اس منصوبے پر بھرپور توجہ دی اور اب اس کے ثمرات عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس منصوبے سے نہ صرف عوام کے اپنی جائیداد پر مالکانہ حقوق شفاف اور یقینی ہوں گے بلکہ اراضی کا نظم ونسق بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ 114 تحصیلوں میں سروس سنٹرز کا آغاز ہو چکا ہے جبکہ 28 اضلاع میں ڈیٹا انٹری کا کام مکمل ہو چکا ہے ۔اس منصوبے کے لئے مالی سال 2014-15 میں 4 ارب 14

کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ اس منصوبہ سے 13 ہزار نئی ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں اور جس طرح میں نے پچھلے سال بھی اعلان کیا تھا انشاء اللہ یہ منصوبہ اس سال کے آخر تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

جناب سپیکر!

44. اگر میں2014-15 کے بجٹ کو ایک عوامی بجٹ قرار دوں تو یہ بے جا نہیں ہوگا۔اس بجٹ کا محورانسانی وسائل کی ترقی اورعام لوگوں کی آمدنیوں میں اضافہ اور ان کے لیے روزگار کے مختلف مواقع فراہم کرنا۔قومی زندگی اور ترقی میں خواتین کی بھرپور شمولیت ہماری حکومت کا اہم مطمع نظر ہے۔موجودہ حکومت نے خواتین کی ترقی اور بہبود کے لیے ایک علیحدہ محکمہ بنایا ہے۔حکومت نے گزشتہ دو برسوں کے دوران خواتین کی ترقی کے لیے کئی اہم اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ہم نے خواتین کو پالیسی سازی کے عمل میں شریک کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ ہم نے معاشی اور سماجی میدانوں کی خواتین کے بھرپور کردار کو یقینی بنانے کی غرض سے مختلف اقدامات کے لئے آئندہ بجٹ میں ایک ارب 86 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔گزشتہ برس کے دوران کام کرنے والی خواتین کے بچوں کے لئے صوبے میں 65 ڈے کیئر سینٹرز قائم کئے گئے۔ اس پروگرام کو آئندہ برس بھی جاری رکھا جائے گا۔حکومت پنجاب نجی شعبے میں خواتین کے ہوسٹل بنانے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ ہم نے اپنے گھروں سے دور ملازمت اختیار کرنے والی خواتین کی سہولت کے لئے انہیں vouchers فراہم کرنے کی سکیم متعارف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ خواتین مذکورہ vouchers پر ان ہوسٹلوں میں مفت رہائش کی سہولت حاصل کرسکیں گی۔ میں صوبے میں خواتین کے ہوسٹلوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کے لئے درج ذیل تجاویز پیش کرتا ہوں:

(i) خواتین کے ہوسٹلوں کی عمارات پر صوبائی محصولات رہائشی نرخوں پر وصول کئے جائیں گے اور ان سے کمرشلائزیشن فیس نہیں لی جائے گی۔

(ii) خواتین کے ہوسٹل بنانے کے لئے بلدیہ اور ترقیاتی اداروں کی فیسیں اور پراپرٹی ٹیکس بھی رہائشی نرخوں پر لئے جائیں گے۔

(iii) حکومت پنجاب وفاقی حکومت سے بھی سفارش کرے گی کہ وہ ان اداروں سے یوٹیلیٹی بل رہائشی نرخوں پر وصول کرے۔

(iv) نجی شعبے میں قائم کئے جانے والے خواتین کے ہوسٹلوں میں معیاری سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے نجی شعبے کے مشورے سے قواعدوضوابط رائج کئے جائیں گے۔

اس سے نہ صرف ملازمت پیشہ خواتین کومحفوظ رہائش میسر ہو گی بلکہ ان ہوسٹلوں کے قیام سے صوبے میں روزگار کے ایک نئے میدان کا اضافہ ہوگا جس میں خواتین کی زیادہ سے زیادہ شمولیت ممکن ہو سکے گی۔

45. یہ امر خوش آئند ہے کہ صوبے میں اب تک 1,18,702 خواتین وزیراعلیٰ کے خودروزگارسکیم کے ذریعے قرضوں کی سہولتیں حاصل کر چکی ہیں۔ توقع ہے کہ 2014-15 کے دوران اس سکیم سے فائدہ اٹھانے والوں میں 42 فیصد سے زائد خواتین ہوں گی۔ اسی طرح آئندہ چار برسوں کے دوران Skill Development Scheme کے تحت پنجاب کی 8 لاکھ خواتین کو ہنرآشنا بنا کر خودروزگاری کے مواقع فراہم کئے جاسکیں گے۔

جناب سپیکر!

46. ہماری حکومت نے بچوں کے تحفظ اور بہبود کے لئے بھی ایک مربوط حکمت عملی تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پالیسی کے تحت بچوں کے لئے دارالامان بنائے جائیں گے۔ نیز ہم صوبے میں کم عمر بچوں کی شادی پر قانون کے تحت پابندی عائد کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ بے گھر بچوں کی بحالی اور انہیں گردونواح کے منفی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے خصوصی اقدامات کا پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ان تمام اقدامات کے لئے حکومت نے آئندہ بجٹ میں 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

47. اقلیتوں کے حقوق کی نگہداشت اور ان کا تحفظ حکومت اورعوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں ایک آزاد اور خودمختار زندگی بسر کرنے کے قابل بنانے کے لئے مکمل تحفظ اور یکساں

مواقع فراہم کریں۔ گزشتہ برس اقلیتی برادریوں کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ آئندہ بجٹ میں اس مقصد کے لئے 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ اس رقم سے اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کو خصوصی وظائف بھی دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

48. ہماری حکومت نے ییلو کیب سکیم کا اجراء کیا جسے عوام میں بے حد پذیرائی حاصل ہوئی اور ان قرضوں کی واپسی کی شرح 100 فیصد رہی۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ مالی سال2014-15 کے دوران عوام کو 25 ارب روپے کی مالیت کی 50 ہزار مزید ییلو کیب فراہم کی جائیں گی جو نہ صرف سفری سہولیات میں اضافے کا باعث ہوں گی بلکہ ان کے ذریعے 50 ہزار خاندانوں کو روزگار بھی ملے گا۔ اس مرتبہ اس سکیم کے دائرہ کار کو صرف شہروں تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ ہمارے دیہات میں بسنے والے بہن بھائی بھی اس سکیم سے استفادہ کر سکیں گے۔

جناب سپیکر!

49. حقیقت یہ ہے کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے تیار کئے گئے منصوبوں کی تکمیل مطلوبہ وسائل کی فراہمی سے مشروط ہے۔ ہماری حکومت خود کو عوام کی ایک ایک پائی کا امین سمجھتی ہے۔ چنانچہ سرکاری سطح پر ہونے والے تمام اخراجات میں نہایت کفایت شعاری سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ عوامی فلاح و بہبود کے لئے اپنی گنجائش سے بڑھ کر وسائل فراہم کرے۔ ہم نے آئندہ بجٹ میں نئے ٹیکسوں کے ذریعے عوام پر بوجھ بڑھانے کی بجائے موجودہ ٹیکسوں کی وصولی کے نظام میں خامیوں اور ممکنہ خورد برد کے سدباب کے لئے بعض ضروری اقدامات کے ساتھ ساتھ ٹیکس اصلاحات متعارف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اصلاحات اوراقدامات کے نمایاں نکات درج ذیل ہیں:

(i) ٹیکس کی وصولی کے نظام میں شفافیت اور بہتر نگرانی کے ذریعے ٹیکس کی چوری کا سدباب کیا جائے گا۔ ان اقدامات سے کم از کم 15 ارب روپے کے اضافی محاصل کی توقع ہے۔

(ii) ٹیکس payers کی حوصلہ افزائی کے لئے خصوصی انعامی سکیمیں شروع کی جائیں گی۔

(iii) پرائیویٹ اور کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیموں میں واقع جائیداد کی خریدوفروخت پر رجسٹریشن فیس وصول نہ ہونے سے پہنچنے والے نقصان کو روکنے کے لئے تجویز ہے کہ رجسٹریشن فیس کی وصولی کے طریقہ کار میں تبدیلی لائی جائے اور رجسٹریشن فیس کو پانچ لاکھ سے کم مالیت کی جائیداد کی صورت میں 500 روپے اور اس سے زیادہ مالیت کی جائیداد کی صورت میں 1000 روپے کر دیا جائے۔ جبکہ اسٹامپ ڈیوٹی کی شرح کو 2 فیصد سے بڑھا کر 3 فیصد کر دیا جائے۔ اس سے حکومت کو ایک ارب روپے کی آمدنی ہو گی۔

(iv) اسٹامپ ایکٹ کے شیڈول کے بعض حصوں پر 1995 سے اب تک نظرثانی نہیں کی گئی۔ افراط زر اور طباعت کی لاگت میں اضافے کے پیش نظر ان میں معمولی اضافے کی تجویز ہے۔ اس سے حکومت کو تقریباً 60 کروڑ روپے کی آمدنی کی توقع ہے۔

(v) شہری املاک کی valuation tables میں 2001 کے بعد کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ حکومت نے ایک باقاعدہ سروے کے بعد valuation tables کا ازسرنو تعین کیا ہے۔ اب ان املاک پر پراپرٹی ٹیکس کا نفاذ نظرثانی شدہ valuation tables کے مطابق کیا جائے گا۔ تاہم عوام کو سہولت دینے کے لئے شہری املاک پر پراپرٹی ٹیکس کی شرح کو 20 اور 25 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا گیا ہے۔ تاکہ پراپرٹی ٹیکس میں متوقع اضافہ اوسطاً 50 فیصد سے زائد نہ ہو۔

(vi) ہوٹلوں پر سیلز ٹیکس کے نفاذ کے بعد بیڈ ٹیکس عملاً دوہرے ٹیکس کے زمرے آتا تھا اس لئے اسے ختم کرنے اور اس کی بجائے تمام ہوٹلوں پر 16 فیصد صوبائی سیلز ٹیکس نافذ کرنے کی تجویز ہے۔

(vii) حکومت نے دو کنال اور اس سے بڑے گھروں پر رقبے اور تعمیر کے اعتبار سے لگژری ٹیکس

لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں 2014-15 کے بجٹ میں دو کنال سے لے کر 8 کنال تک کے گھروں پر ڈیڑھ لاکھ روپے فی کنال سے اڑھائی لاکھ روپے فی کنال کی شرح ٹیکس لگانے کی تجویز ہے۔ اسی طرح آٹھ کنال سے زیادہ رقبہ پر محیط محل نما گھروں پر 2 سے 3 لاکھ روپے فی کنال کی شرح سے ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ ان پرتعیش اور وسیع و عریض گھروں کے مکینوں سے حاصل ہونے والے ٹیکس کی آمدن کو آشیانہ سکیموں میں بے گھر اور کم وسیلہ افراد کے لئے گھروں کی تعمیر پر صرف کیا جائے گا۔ مذکورہ ٹیکسوں کی تفصیلات فنانس بل میں پیش کر دی جائیں گی۔

(viii) اسی طرح حکومت نے 1600 سی سی اور اس سے زائد درآمدی پرتعیش گاڑیوں پر لگژری ٹوکن ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ix) 1000 سی سی سے بڑی گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس میں بتدریج اضافہ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

50. 2012 میں خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصول کے لئے پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سے پہلے 2011-12 میں وفاقی حکومت کی جانب سے صوبہ پنجاب کو خدمات پر سیلز ٹیکس کی مد میں 22 ارب روپے دیئے گئے تھے جبکہ ریونیو اتھارٹی نے اپنے قیام کے پہلی ہی سال اس میں 37 ارب روپے وصول کیئے۔ آئندہ برس دس نئ خدمات کو سیلز ٹیکس کے دائرہ کار میں لانے کی تجویز ہے۔

51. تجویز کردہ بجٹ کے مطابق حکومت پنجاب اگلے مالی سال کے دوران ٹیکس کی مد میں 164 ارب 7 کروڑ روپے کا ہدف تجویز کر رہی ہے جو رواں سال کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات سے 30 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

52. میں معزز ایوان کے سامنے مالی سال 2014-15 کے ترقیاتی بجٹ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ آئندہ مالی سال کے لئے ترقیاتی بجٹ کا حجم 345 ارب روپے رکھا گیا ہے۔ جس کی ذیلی تفصیل یہ ہے:

سماجی شعبہ جات کے لئے	96 ارب 3 کروڑ روپے
مواصلات وتعمیرات کے لئے	137 ارب 53 کروڑ روپے
پیداواری شعبہ جات کے لئے	20 ارب 72 کروڑ روپے
خدمات کے شعبہ کے لئے	9 ارب 49 کروڑ روپے
متفرق شعبہ جات کے لئے	8 ارب 20 کروڑ روپے
سپیشل پروگرام کے لئے	18 ارب 1 کروڑ روپے

دیگر ترقیاتی ترجیحات اورخصوصی پروگراموں کے لئے 55 ارب روپے

مالی سال 15-2014 میں جاری اخراجات کا کل تخمینہ 699 ارب 95 کروڑ ہے۔

جناب سپیکر!

53. اب میں آئندہ مالی سال کے بجٹ کےمحصولات کی تفصیل بیان کرنا چاہوں گا۔ General Revenue Receipts کا تخمینہ 1,033 ارب 7 کروڑ روپے، قابل تقسیم محاصل سے پنجاب کے حصے کا تخمینہ 804 ارب 19 کروڑ روپے، صوبائی محصولات بشمول ٹیکس و نان ٹیکس کا تخمینہ 228 ارب 87 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

54. ہمیں سرکاری ملازمین کی مشکلات کا بخوبی ادراک ہے۔ میں اپنی حکومت کی جانب سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 10 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔ دوران سروس وفات پانے والے سرکاری ملازمین کے پسماندگان کو ملنے والی مالی امداد میں 100 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!

55. اپنی تقریر کے اختتام سے پہلے محکمہ خزانہ اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران و ماتحت عملہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس متوازن ، متحرک اور ترقیاتی بجٹ کی تیاری میں شبانہ

روز محنت کی۔

جناب سپیکر!

56. میں نے اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 15-2014 کے بجٹ کے بنیادی مقاصد، ترقیاتی لائحہ عمل اور وسائل کے تقسیم کی تفصیلات پیش کر دی ہیں۔ آپ نے ان تفصیلات کی روشنی میں دیکھا ہو گا کہ ہماری حکومت ان تمام چیلنجز سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک ہمہ جہتی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے جو اس وقت ہمیں عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنانے، انہیں جدید شہری سہولتیں مہیا کرنے اور عدل و انصاف فراہم کرنے کے حوالے سے درپیش ہیں۔

جناب سپیکر!

57. توانائی کے بحران کے خاتمے سے لے کر معیشت کی بہتری تک ہماری تمام تر مساعی کا محور صوبے کے عوام اور صرف عوام ہیں۔ پنجاب حکومت نے اس اعتماد پر پورا اترنے کا فیصلہ کر رکھا ہے جس کا اظہار صوبے کے عوام نے گزشتہ انتخابات میں کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ ہمیں عوامی بہبود پر مبنی اپنے عظیم مقاصد کے حصول کے لئے آپ کی اور اس معزز ایوان کی رہنمائی اور تعاون حاصل رہے گا۔

دلیل صبح روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
افق سے آفتاب ابھرا، گیا دور گران خوابی

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

پاکستان پائندہ باد